رُموزِ سند

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

محدثین کرام کی اصطلاح ہے کہ وہ حدثنا اور اخبرنا کا اختصار کرتے ہوئے ان کے لیے رموز استعمال کرتے ہیں۔

❁ محدثین حدثنا کے لیے ''ثنا'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں، کبھی ''نا'' پر بھی اکتفا کرتے۔ اسی طرح اخبرنا کے لیے ''انا'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور کبھی ''اثنا'' کا لفظ بھی بول دیتے ہیں۔

❁ اگر راوی نے اکیلے ہی اپنے استاذ سے حدیث سنی ہو، تو حدثنی کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور اگر راوی کے ساتھ کچھ اور ساتھیوں نے بھی حدیث سنی ہو، تو ثنا کا لفظ بولا جاتا ہے۔

❁ اگر راوی نے اکیلے استاذ کے سامنے قرأت کی ہو اور استاذ نے سنا ہو، تو اخبرنی اور اگر راوی کی موجودگی میں کسی اور نے استاذ پر قرأت کی ہو، تو ''انا'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

❁ اگر راوی کو شک ہو کہ وہ اکیلا تھا یا کوئی اور بھی تھا، تو وہ ''حدثنی اَو اخبرنی'' کا لفظ استعمال کرتا ہے، صرف حدثنی کا لفظ استعمال نہیں کرتا۔

❁ حدثنی کے لیے ''نا'' اور اخبرنی کے لیے ''انا'' کا لفظ بولا جا سکتا ہے۔

❁ جمہور کے مطابق حدیث لینے کی بہترین صورت یہ ہے کہ استاذ بولے اور

شاگرد سماع کرے۔

❀ جمہور کے مطابق سماع کے لیے سب سے اعلیٰ صیغہ سمعت ہے، پھر ''نا'' اور ''حدثنی'' ہے۔

❀ اجازت اور کتابت میں ''سمعت''نہیں کہا جا سکتا۔ یہ تدلیس ہے۔

❀ محدثین دو سندوں کے درمیان ''ح'' لاتے ہیں، تاکہ امتیاز ہو سکے، اسے ''تحویل سند'' کہا جاتا ہے۔ تحویل کی دو قسمیں ہیں، ایک یہ کہ مؤلف کتاب سے دو الگ الگ سندیں ہوں، اوپر جا کر ایک راوی پر جمع ہو جائیں، جس پر اجتماع ہو، اسے ''مدار الاسناد'' یا ''مخرج الاسناد'' کہا جاتا ہے۔ صحیح مسلم میں اس کا استعمال بکثرت ہے، البتہ صحیح بخاری میں کم ہے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ مصنف سے ایک ہی سند چلے، آگے جا کر راستے مختلف ہو جائیں، صحاح ستہ میں تحویل کی یہ صورت شاذ و نادر ہے۔ محدثین کا عام دستور یہ ہے کہ تحویل کی صورت میں متن عالی سند کا ذکر کرتے ہیں۔

❀ حدثنا اور اخبرنا وغیرہ سے پہلے قال حذف کر دیا جاتا ہے، لکھا نہیں جاتا، البتہ پڑھا جاتا ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀